حافظ عبید اللہ　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　(قسط:۵)

حضرت مہدی علیہ الرضوان اور مرزا قادیانی
چند غلط فہمیوں اور تلبیسات کا ازالہ

ایک قادیانی شبہ اور اس کا جواب

دوستو! جیسا کہ آپ جانتے ہیں ہمارا موضوعِ سُخن وہ ایک خاص شخصیت ہیں جنہیں نبی کریم ﷺ نے ''المھدی'' کے لقب سے ذکر فرمایا ہے اور جن کی علامات میں یہ بیان فرمایا ہے کہ وہ میری عترت اور میری بیٹی فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوں گے، ان کا نام میرے نام جیسا اور والد کا نام میرے والد کے نام جیسا ہوگا، وہ خلیفہ بھی ہوں گے اور زمین پر حکومت کریں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہونے کے بعد سب سے پہلی نماز انہی کی اقتداء میں ادا فرمائیں گے، لیکن جماعت قادیانیہ کی عادت ہے کہ وہ عوام الناس کے دلوں میں شکوک وشبہات پیدا کرنے کے لئے کچھ روایات پیش کرتے ہیں جہاں ''مہدی'' کا لفظ کسی خاص شخصیت کے لقب کے طور پر نہیں بلکہ اپنے لغوی معنوں یعنی ''ہدایت یافتہ'' کے لئے آیا ہے اور پھر یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ دیکھو انہیں ''مہدی'' کہا گیا ہے، مثال کے طور پر آج کل کے قادیانی مربی مسند احمد کے حوالے سے ایک حدیث پیش کرتے ہیں جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

''عن ابي هريرة رضى الله عنه، عن النبي صلى الله عليه وسلم ، قال : يوشک مَن عاش منكم أن يلقى عيسىٰ بن مريم اماماً مهدياً وحَكماً عدلاً ، فيُكسر الصليب ويقتل الخنزير وتُوضع الجزية ، وتضع الحرب أوزارها '' نبی کریم ﷺ نے (اپنی امت سے خطاب کرتے ہوئے) فرمایا: قریب ہے کہ تم میں سے جو زندہ رہے وہ مریم کے بیٹے عیسیٰ (علیہما السلام) سے ملے جو کہ ایک ہدایت یافتہ امام اور انصاف کرنے والے حاکم ہوں گے، پس آپ صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، اور جزیہ رکھ دیا جائے گا (یعنی آپ جزیہ قبول نہیں فرمائیں گے بلکہ ہر کافر کو اسلام قبول کرنا ہوگا) اور (آخر کار) جنگ اپنے ہتھیار پھینک کر ختم ہو جائے گی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر 9323، جلد 15، صفحہ 187، طبع مؤسسۃ الرسالۃ)

اس حدیث شریف میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ''ہدایت یافتہ قائد'' کہا گیا ہے جس کے لئے عربی میں ''اماماً مھدیاً'' کے لفظ بولے گئے ہیں، قادیانی ان الفاظ سے دھوکہ دیتے ہیں کہ دیکھو اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی امام مہدی ہیں۔

جواب

اس قادیانی شبہ کا مختصر جواب تو اتنا ہی کافی ہے کہ اس حدیث میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ''امام مہدی'' کہا گیا

ہے نہ کہ ''مرزا غلام احمد بن چراغ بی بی'' کو، پھر یہ حدیث تمہارے کس کام کی؟، باقی رہی یہ بات کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے ''امام مہدی'' کا لفظ بولا گیا ہے تو ہم بھی تسلیم کرتے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ امام ہیں، نبی کریم ﷺ نے اور بھی بہت سے لوگوں کے بارے میں لغوی معنوں میں ''مہدی'' کا لفظ فرمایا ہے، چند مثالیں پیش خدمت ہیں:۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے دعا فرمائی:۔

''**الھم ثبته و اجعله هادیاً مهدیاً**'' اے اللہ اسے ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنادے۔

(صحیح بخاری: حدیث نمبر 3020)

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے بارے میں ارشاد نبوی ہے:۔

''**الھم اجعله هادیاً مهدیاً و اهد به**'' اے اللہ انہیں ہدایت دینے والا ہدایت یافتہ بنادے اور ان کے ذریعے سے ہدایت دے۔

(سنن ترمذی: حدیث نمبر 3842)

نبی کریم ﷺ نے خلفاء راشدین کے بارے میں فرمایا:۔

''**فعلیکم بسنتي وسنة الخلفاء المهدیین الراشدین**'' تم میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کو پکڑے رکھنا۔

(سنن ابی داود واللفظ له: حدیث نمبر 4607، سنن الترمذی: حدیث نمبر 2676)

آپ نے دیکھا کہ حضرت جریر بن عبداللہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کے لئے نبی کریم ﷺ نے یہ دعا فرمائی کہ ''اے اللہ! انہیں مہدی بنادے''، نیز خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کو بھی ''مہدی'' کہا گیا لیکن یہاں یہ لفظ صرف اپنے لغوی مفہوم یعنی ''ہدایت یافتہ'' کے لئے استعمال ہوا ہے، اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جو امام مہدی کہا گیا ہے اُس سے مراد وہ خاص شخصیت نہیں جن کا لقب ''المہدی'' ہے بلکہ وہاں بھی لغوی معنیٰ میں ہی آیا ہے کیونکہ دوسری بہت سی احادیث صحیحہ میں اُن خاص ''مہدی'' کا تعارف بیان ہوا ہے اور وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہیں ہیں بلکہ خاندان بنی ہاشم کے چشم و چراغ ہیں۔

کدعه یا کرعه؟ مرزا قادیانی کا ایک اور دھوکہ

محترم قارئین! آپ پہلے مرزا قادیانی کی تحریریں ملاحظہ فرما چکے جن کا خلاصہ یہ ہے کہ ''مہدی کے بارے میں جس قدر احادیث ہیں تمام مجروح اور مخدوش ہیں اور ایک بھی ان میں صحیح نہیں''، پھر اُس نے دھوکہ دینے کے لئے ''**لا مهدی الا عیسیٰ**'' والی روایت کو ''نہایت صحیح'' لکھا، اب آیئے مرزا قادیانی کے ایک اور فریب پر نظر ڈالتے ہیں، ایک جگہ مرزا نے عنوان قائم کیا ہے ''ایک اور پیشگوئی کا پورا ہونا'' اور پھر اس کے نیچے لکھتا ہے:۔

''چونکہ حدیث صحیح میں آچکا ہے کہ مہدی موعود کے پاس ایک چھپی ہوئی کتاب ہوگی جس میں اس کے تین سو تیرہ اصحاب کا نام درج ہوگا، اس لئے یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ وہ پیشگوئی آج پوری ہوگئی''

(ضمیمہ رسالہ انجام آتھم، رخ 11، صفحہ 324)

آپ نے دیکھا! کس طرح مرزا قادیانی نے اُن ''مجروح، مخدوش اور ضعیف'' حدیثوں میں سے جن میں سے ''ایک حدیث بھی صحیح نہیں تھی'' ایک اور ''حدیث صحیح'' ڈھونڈ ھ نکالی، اب آیئے مرزا نے اس ''حدیث صحیح'' کا جو حوالہ دیا ہے وہ بھی پڑھ لیں:۔

''شیخ علی حمزہ ملک الطوسی اپنی کتاب جواہر الاسرار میں جو سنہ 840ھ میں تالیف ہوئی تھی مہدی موعود کے بارے میں مندرجہ ذیل عبارت لکھتے ہیں۔ در اربعین آمدہ است کہ خروج مہدی از قریہ کدعہ باشد۔ **قال النبی صلی الله علیه وسلم یخرج المهدي من قرية يُقال لها كدعه ويصدقه الله تعالیٰ ويجمع اصحابه من اقصى البلاد على عدة اهل بدر بثلاث مائة وثلاثة عشر رجلاً ومعه صحيفة مختومة (أى مطبوعة) فيها عدد اصحابه باسمائهم وبلادهم وخلالهم** یعنی مہدی اس گاؤں سے نکلے گا جس کا نام کدعہ ہے (یہ نام دراصل قادیان کے نام کو معرّب کیا ہوا ہے) اور پھر فرمایا کہ خدا اس مہدی کی تصدیق کرے گا اور دور دور سے اس کے دوست جمع کرے گا جن کا شمار اہل بدر کے شمار سے برابر ہوگا یعنی تین سو تیرہ (313) ہوں گے اور ان کے نام بقید مسکن وخصلت چھپی ہوئی کتاب میں درج ہوں گے''۔

(ضمیمہ رسالہ انجام آتھم، رخ 11، صفحات 324،325)

دوستو! اس کے بعد مرزا قادیانی نے اس روایت کو صحیح ثابت کرنے کے لئے اپنے تین سو تیرہ (313) خاص مریدوں کے نام نمبر وار لکھے ہیں (رخ 11 کے صفحہ 325 تا 328)، اور مزے کی بات مرزا کے ان تین سو تیرہ مریدان با صفا میں سے کئی ایسے بھی نکلے جو بعد میں مرزا قادیانی پر لعنت بھیجنے لگے جن میں خاص طور پر مرزا کی تیار کردہ لسٹ میں نمبر 159 پر لکھا نام ''ڈاکٹر عبدالحکیم خان۔ پٹیالہ'' کا ہے (دیکھیں مرزا کی لسٹ: رخ 11، صفحہ 327) ان صاحب کو آج بھی جماعت قادیانیہ ''ڈاکٹر عبدالحکیم مرتد'' کے نام سے یاد کرتی ہے۔

اس سے پہلے کہ ہم اس روایت کی صحت پر بات کریں، مرزا قادیانی نے اپنی اس تحریر میں جو دھوکے اور فریب دیے ہیں ان پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔

دھوکہ نمبر 1: ہم نے پہلے حوالہ پیش کیا جس میں مرزا قادیانی نے شیعہ کے بارے میں کہا کہ:۔

''شیعہ مذہب اسلام کا مخالف ہے۔ اوّل۔ شیعہ کا عتقاد ہے کہ جبرائیل وحی لانے میں غلطی کھا گیا ہے۔ دوم۔ صحابہؓ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کے بعد حاصل ہوئے تھے اُن کے نزدیک معاذ اللہ مسلمان نہ تھے۔ سوم۔

قرآن شریف جو اللہ تعالیٰ کی پاک کتاب ہے اور جس کی حفاظت کا وعدہ خود اللہ تعالیٰ کر چکا ہے، شیعہ کے اعتقاد کے موافق قرآن شریف اصلی نہیں ہے......الخ''

(ملفوظات، جلد 1، صفحات 96و97)

لیکن یہاں یہی مرزا ایک شیعہ ''علی حمزہ طوسی'' کے حوالے سے ایک روایت پیش کر رہا ہے اور پھر اس روایت کو ''حدیث صحیح'' بھی بتا رہا ہے۔

دھوکہ نمبر 2: مرزا قادیانی نے دعویٰ کیا کہ ''کدعہ'' دراصل ''قادیان'' کو معرّب کیا ہوا ہے، معرّب کا معنی ہے کسی غیر عربی لفظ یا کلمہ کو جس کا عربی میں تلفظ مشکل ہو عربی الفاظ میں ڈھالنا، مثال کے طور پر ''چین'' کے لفظ میں جو حرف ''چ'' ہے یہ عربی میں نہیں پایا جاتا اس لئے عربی میں چین کو ''الصین'' کہتے ہیں، اب مرزا کی کارستانی دیکھیں اس کی پیش کردہ اس بے سروپا روایت میں پہلے تو ''کدعہ'' (دال کے ساتھ) نہیں بلکہ ''کرعہ'' (راء کے ساتھ) ہے جسے مرزا نے کمال ہوشیاری سے بدل دیا (ہم آگے اس روایت کو بے سروپا ثابت بھی کریں گے اور یہ بھی بتائیں گے کہ اس میں لفظ کرعہ ہے نہ کہ کدعہ)، پھر ''کدعہ'' سے ''قادیان'' بنانے کے لئے یہ شوشہ چھوڑا کہ لفظ ''کدعہ'' اصل میں ''قادیان'' کو عربی میں ڈھالا گیا ہے جبکہ ''قادیان'' کو ''معرّب'' کرنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں اسے عربی میں بھی ''قادیان'' بولا اور پڑھا جاسکتا ہے، پھر عجیب بات ہے کہ ''ق'' اور ''ک'' یہ دونوں حروف عربی کے ہیں پھر نہ جانے وہ کون احمق تھا جس نے ''قادیان'' کو عربی میں ڈھالتے ہوئے ''ق'' کو ''ک'' سے بدلنے کی ضرورت محسوس کی اور بجائے ''قدعہ'' کے ''کدعہ'' بنایا؟، اگر ایسا ہی ہے تو پھر ''قادیان'' کا اصل تلفظ ''کادیان'' بنتا ہے جس سے ''کادیانی'' مربی بہت چڑتے ہیں کیونکہ یہ ''کید'' کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

دھوکہ نمبر 3: شیعہ مصنف علی طوسی کی تحریر کے اندر یہ الفاظ ہیں ''**ومعہ صحیفۃ مختومۃ فیھا عدد اصحابہ باسمائھم**'' جس کا ترجمہ ہے کہ اُس (مہدی) کے پاس ایک سر بمُہر صحیفہ ہوگا جس میں اس کے ساتھیوں کے نام لکھے ہوں گے، یعنی عبارت کے سیاق وسباق سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ جب وہ مہدی ظاہر ہوگا تو یہ صحیفہ اس کے پاس پہلے سے ہوگا، اس میں یہ کہیں نہیں کہ اس صحیفہ میں وہ تین سو تیرہ نام خود مہدی کسی پرنٹنگ پریس سے طبع کروائے گا، لیکن مرزا قادیانی نے ان عربی الفاظ میں اپنی طرف سے (ای مطبوعۃ) کا اضافہ کیا تا کہ یہ دھوکہ دیا جائے کہ وہ مہدی خود اپنے مریدوں کے نام کسی پریس سے پرنٹ کروائے گا، یہ بالکل ویسا ہی قادیانی فراڈ ہے جیسا احادیث میں آتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق شہر کے مشرقی حصہ میں سفید مینار کے پاس نازل ہوں گے یعنی وہ مینار نزولِ عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے ہی موجود ہوگا، لیکن مرزا نے اس حدیث کو اپنے اوپر چسپاں کرنے کا یہ طریقہ نکالا کہ اپنی زندگی کے آخری حصہ میں چندہ اکٹھا کر کے قادیان میں ایک مینار بنوانا شروع کیا جو اس کی موت تک بھی ابھی نامکمل تھا اور اسے جماعت قادیانیہ ''منارۃ المسیح'' کے

نام سے یاد کرتی ہے۔

دھوکہ نمبر 4: مرزا قادیانی نے شیعہ مصنف کی جس ''جواہر الاسرار'' نامی کتاب کا حوالہ دیا ہے اس میں بھی لفظ ''کرعہ'' ہے نہ کہ ''کدعہ'' (اگر کسی کاتب نے غلطی سے کسی ایک نسخے میں کرعہ کو کدعہ لکھ دیا ہو تو اس کا علم نہیں) اس کتاب کا ایک قلمی نسخہ ایران کے ''کتاب خانہ ملی'' کی ڈیجیٹل لائبریری کی ویب سائٹ پر بھی موجود ہے جس کا ایڈریس یہ ہے:

http://dl.nlai.ir

جب سائٹ کھل جائے تو ''سرچ'' میں کتاب کا نام ''جواہر الاسرار'' لکھیں اور جو نتائج سامنے آئیں ان میں سب سے پہلی کتاب کو کھول کر اس کا صفحہ نمبر 96 دیکھیں وہاں لفظ ''کرعہ'' لکھا ہے اور ہونا بھی یہی چاہیے کیونکہ ''جواہر الاسرار'' کے مصنف علی طوسی نے ''اربعین'' کا حوالہ دیا ہے جس سے مراد غالباً ابونعیم اصفہانیؒ کی کتاب ''الاربعون حدیثاً فی المهدي'' ہے، ہم نے یہ کتاب دیکھی تو اس میں ''ساتویں نمبر'' پر یہ روایت موجود ہے اور اس میں لفظ ''کرعہ'' ہے نہ کہ ''کدعہ'' نیز علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے اپنی کتاب ''العرف الوردی فی أخبار المهدی'' میں حافظ ابونعیم اصفہانیؒ کی کتاب میں بیان کردہ روایات کو مختصر طور پر ذکر کیا ہے اور ان کے علاوہ مزید روایات بھی ذکر کی ہیں اس میں بھی لفظ ''کرعہ'' ہے نہ کہ ''کدعہ'' (دیکھیں: العرف الوردی فی أخبار المهدی، صفحہ 82، روایت نمبر 84، طبع دار الکتب العلمیۃ، بیروت)۔

پھر شیعہ مصنف علی طوسی کی کتاب ''جواہر الاسرار'' کے اسی صفحے پر جہاں سے مرزا نے یہ روایت پیش کی ہے امام مہدی کے بارے میں یہ حدیث بھی لکھی ہے کہ:۔

''یکون اختلاف عند موت خلیفة فیخرج رجل من بني هاشم من المدینة حتی یأتي مکة فیخرج الیه جیش من الشام فیستخرجه الناس من بیته وهو کاره حتی یبایعوه بین الرکن والمقام''

ایک خلیفہ کی موت کے بعد اختلاف ہوگا (کہ اب خلیفہ کسے بنایا جائے۔ ناقل) تو بنی ہاشم کا ایک شخص مدینہ منورہ سے نکل کر مکہ آئے گا، شام کا ایک لشکر اس کی طرف خروج کرے گا تو لوگ اسے گھر سے باہر نکلنے پر مجبور کریں گے (یعنی اس کی بیعت کرنا چاہیں گے) لیکن وہ ایسا نہیں چاہے گا، آخر کار لوگ حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان اس کی بیعت کریں گے۔　　　　(جواهر الاسرار، قلمی نسخہ، صفحات 95و96، کتاب خانہ ملی ایران/ ڈیجیٹل)

یہ الفاظ مرزا قادیانی کو نظر نہیں آئے یا اُس نے جان بوجھ کر اس لئے نقل نہیں کیے کہ اس طرح وہ ''نقلی اور جعلی'' مہدی ثابت ہوتا تھا کیونکہ نہ وہ ہاشمی اور نہ اس نے کبھی مکہ ومدینہ کا مُنہ دیکھا اور نہ اس نے بیت اللہ کے سائے میں کسی سے بیعت لی۔

(جاری ہے)